بڑی عمر کے واقفینِ نَو کی کلاس

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لے آئے جہاں بڑی عمر کے واقفین نَو بچوں، خدام کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سید اویس احمد نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ عزیزم معظم ثاقب اور انگریزی ترجمہ عزیزم ابشار خند کرنے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم دانیال زکریا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ حدیث کا اردو ترجمہ عزیزم حسین احمد نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام

ہر گام پہ فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

میں سے چند اشعار عزیزم عقیل اکبر نے خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم احتشام چوہدری نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزم سرمد بھٹی نے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

’’میرے نزدیک یہ قاعدہ ہونا چاہئے تھا کہ ان بچوں کو تعطیل کے دن مولوی سید محمد احسن صاحب یا مولوی حکیم نورالدین صاحب زبانی تقریروں کے ذریعہ ان کو قرآن شریف اور علم حدیث اور مناظرہ کا ڈھنگ سکھاتے۔ زبانی تعلیم سے طالب علموں کو خود بھی بولنے اور کلام کرنے کا طریق آجاتا ہے۔ عیسائی جو اعتراض اسلام پر کرتے ہیں ان کے جواب ان کو بتائے جائیں اور اس کے بالمقابل عیسائیوں کے مذہب کی حقیقت کھول کر ان کو بتائی جائے تا کہ وہ اس سے خوب واقف ہو جاویں۔ ایسا ہی دہریوں اور آریوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات سے ان کو آگاہ کیا جاوے‘‘۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 330,329۔ مطبوعہ لندن)

بعد ازاں ارمغان احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15؍اکتوبر 2010ء کے درج ذیل بعض اہم نکات پیش کئے۔

حضور انور نے سورۃ المرسلات کی آیات ایک تا 12 کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ پیش کیا اور فرمایا کہ ان آیات میں جہاں اسلام کے دنیا میں پھیلنے کی خبر ہے وہاں یہ آیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کی قائم کردہ جماعت کی ترقی کی نشاندہی کر رہی ہیں۔

ان آیات میں بیان کردہ کچھ پیشگوئیاں بھی ہیں جو ہم اس زمانہ میں دیکھ چکے ہیں، دیکھ رہے ہیں اور باقی خدا کے فضل سے پوری ہونے والی ہیں وہ بھی دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا بعض باتیں میرے اس دنیا سے جانے کے بعد مقدر ہیں جو جماعت کی تائید میں ہوں گی اور قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے دور میں ان باتوں کا پورا ہونا تم دیکھو گے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ اس دور میں خدا تعالیٰ نے وسائل اور ذرائع کو اس زمانے کے مطابق ہمیں مہیا فرما دیا ہے۔ پس اس زمانے کے تیز وسائل اور ذرائع ہمیں متوجہ کرتے ہیں کہ ان کا صحیح استعمال کریں اور انہیں کام میں لائیں اور زمانے کے امام کے دنیا میں آنے کے مقصد کو پورا کرنے میں اس کے معین و مددگار بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اس زمانہ میں نشر و اشاعت کے جدید طریقے بھی مہیا فرما دیئے ہیں۔ اسلام کا پیغام انٹرنیٹ اور TV کے ذریعہ نشر ہونے کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔ جو تیزی میڈیا میں آج ہے چند دہائیاں پہلے اس کا تصور بھی نہیں تھا۔ پس یہ مواقع ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں اور دعوت الی اللہ کے کام میں سہولت مہیا کر دی ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب جو روحانی خزائن کا بے بہا سمندر ہیں دنیا میں پھیلا دی گئی ہیں اور یہ پیشگوئی تھی کہ کتابیں پھیلا دی جائیں گی۔ یہ جدید ایجادات اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے لئے مہیا فرمائی ہیں۔ ہماری کوشش اس میں یہ ہونی چاہئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے اور ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اٹھانے کے ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اٹھائیں اور ان کو کام میں لائیں۔

اس کے بعد عزیزم حاشر بخاری، عمر احمد، دانیال قریشی اور دبیر خاں نے ایک Presentation دی جس میں مختلف تصاویر کے ساتھ امریکہ میں جماعت احمدیہ کی تاریخ بیان کی گئی۔ یہ تصاویر ساتھ ساتھ سکرین پر دکھائی جا رہی تھیں۔

بعد ازاں عزیزم صفوان اکبر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ

یا عین فیض اللّٰہ والعرفان
یسعی الیک الخلق کالظمآن

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اور ساتھ ان اشعار کا اردو ترجمہ ایک نظم کی صورت میں پیش کیا اور انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام بچوں کو ازراہ شفقت قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں تمام بچوں نے اپنے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف بھی پایا۔

یہ کلاس پونے نو بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

اسلام کی سچی حقیقی اور صحیح تعلیم کا پیغام صرف امریکہ میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں دے رہے ہیں اور ہم یہ پیغام میڈیا کے ذریعہ بھی پہنچا رہے ہیں۔ اس طرح گزشتہ تین چار سالوں میں لوگوں کو زیادہ کثرت سے پتہ چلا ہے۔ یہ اس دَور کی ایک نمایاں تبدیلی ہے۔

✿......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ پریس کانفرنس میں خطاب فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ کے خطابات ہوتے ہیں اور اکثر امن کے حوالہ سے بات کرتے ہیں کیا آپ کی یہ Key Theme ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہاں واقعۃً ہمارے لئے دنیا میں امن ایک انتہائی اہم ایشو ہے کیونکہ آجکل اسلام کو وہ لوگ بدنام کر رہے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن وہ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم پر نہیں چل رہے اور دہشت گردی اور قتل و غارت میں ملوث ہیں تو اس لئے اب وقت آگیا ہے کہ ہم اسلام کا حقیقی پیغام، امن کا پیغام، صلح و آشتی کا پیغام دنیا کو پہنچائیں۔ پس آج احمدیت ہی اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے اس لئے لوگ احمدیت کے قریب آرہے ہیں۔ دنیا کے تمام ممالک میں ایسا ہے۔

✿......ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آجکل اسلام کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے اور یہ ان انتہاپسند مسلمانوں کی وجہ سے ہے جو اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل نہیں کرتے اور ان کا رویہ متشدّدانہ ہے۔ جماعت احمدیہ جو تعلیم پیش کر رہی ہے وہ قرآن کریم کی ہی تعلیم ہے اور اسلام کی سچی تعلیم ہے۔

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود یہ اعلان فرمایا کہ وہ وہی مسیح ہیں جس نے آخری زمانہ میں آنا تھا اور میرے آنے کے جو مقاصد ہیں وہ یہ ہیں کہ بنی نوع انسان کا اس کے پیدا کرنے والے سے تعلق قائم ہو۔ لوگ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانیں اور ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے اور تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنے کے لئے آیا ہوں۔ پس یہ ہے وہ پیغام جو ہم دنیا بھر میں ہر جگہ پھیلا رہے ہیں۔

✿......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کی تاریخ میں کبھی بھی مسلمانوں کی طرف سے کسی کے خلاف پہلے تلوار نہیں اٹھائی گئی۔ جب بھی تلوار اٹھی ہے تو اپنے دفاع کے لئے اٹھی ہے۔ ہمیشہ مخالفین اسلام نے پہل کرتے ہوئے مسلمانوں پر حملہ کیا ہے تو مسلمانوں نے اپنا دفاع کیا ہے اور خصوصی حالات میں مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی۔ قرآن کریم نے اس اجازت دیئے جانے کا ذکر کیا ہے کہ جب ہجرت کرنے کے بعد بھی مسلمانوں پر زمین تنگ کی گئی تب اللہ تعالیٰ نے اپنے دفاع کے لئے مسلمانوں کو اجازت دی کہ تم اب جنگ کا جواب دے سکتے ہو اور اجازت دیئے جانے کی وجہ بھی بتائی کہ اگر آج تم لوگوں کو دفاع کی اجازت نہ دی گئی اور بعض ظلم کرنے والوں کے ہاتھوں کو نہ روکا گیا تو پھر زمین پر نہ کوئی چرچ سلامت رہے گا، نہ کوئی Synagogue سلامت رہے گا، نہ کوئی عبادت خانہ سلامت رہے گا اور نہ کوئی مسجد، کیونکہ یہ لوگ جو مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھانے والے ہیں یہ اصل میں مذہب کے خلاف ہیں۔ پس یہ ضروری ہے کہ تم اب اس کا جواب دو تا کہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کی حفاظت کر سکو۔ پس یہ ہے اسلام کی سچی اور خوبصورت تعلیم۔ مسلمان اگر یہ کہتے ہیں کہ اسلام حملہ کرنے کی اجازت دیتا ہے جب چاہیں حملہ کر دیں تو یہ غلط ہے۔ درست نہیں ہے۔ اب تو امام کعبہ نے بھی کہا ہے کہ ہم تلوار نہ اٹھائیں۔ بلکہ اسلام کا امن کا پیغام بات چیت اور گفتگو کے ذریعہ پہنچائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی کہا تھا کہ مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنے آیا ہوں۔ پس آج کے دور میں جو جہاد ہے وہ قلمی جہاد ہے، لٹریچر کے ذریعہ جماعت احمدیہ یہ جہاد کر رہی ہے۔

✿......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اسلام کو امریکہ میں جن چیلنجز کا سامنا ہے۔ اس بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر تو وہ اسلام جو انتہاپسند مسلمان پیش کر رہے ہیں تو اس کے پھیلنے کا کوئی چانس نہیں ہے۔ ہاں وہ حقیقی اسلام جو صرف امریکہ میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں ہے اور آئندہ بھی جماعت احمدیہ کے ذریعہ پھیلے گا وہ دل جیتنے سے ہوگا اور یہ اسلام صرف احمدیہ مسلم جماعت ہی پھیلا رہی ہے۔

✿......ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو دوسری جنگ عظیم ہوئی تھی۔ بعض چھوٹی چھوٹی وجوہات تھیں جو بالآخر جنگ پر منتج ہوئیں۔ پہلے ایک دو ملکوں کا اتحاد ہوا۔ پھر مزید ملک داخل ہوئے اور بلاک بن گئے۔ یورپ بھی شامل ہوا۔ رشیا بھی شامل ہوگیا۔ اب جو موجودہ حالات نظر آرہے ہیں اس میں دنیا ایک بڑی جنگ کی طرف جا رہی ہے کیونکہ لوگ خدا تعالیٰ کو اور اس کی تعلیمات کو بھول گئے ہیں اور عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ یہ جنگ ایشین ممالک سے شروع ہوگی۔ سیریا ان ممالک میں سے ایک ہوسکتا ہے۔ یہ مَیں اس وقت نہیں کہہ رہا بلکہ گزشتہ دو تین سال سے کہہ رہا ہوں کہ سیریا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جو حالات وہاں کے بن رہے ہیں وہ ایک بڑی جنگ کی طرف ہی لے کر جانے والے ہیں۔ اب چائنا اور رشیا کا ایک بلاک بنا ہوا ہے جو اب تک جنگ کو روکے ہوئے ہے۔ دوسری طرف بھی بلاک بن رہے ہیں اور جو حالات اور صورتحال اس وقت ابھر رہی ہے جنگ کسی بھی وقت ہوسکتی ہے۔

✿......پاکستان اور سعودی عرب میں احمدیت کی پرسیکیوشن کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کی مخالفت تو آغاز سے ہی ہے۔ پرسیکیوشن یہ ہے کہ حکومت اس میں شامل ہو۔ 1953ء میں پنجاب حکومت نے احمدیوں کے خلاف بعض قدم اٹھائے تو یہ پاکستان بننے کے بعد پہلی پرسیکیوشن تھی۔

حکومت کی طرف سے دوسری پرسیکیوشن 1974ء میں ہوئی جب اس وقت کے وزیراعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے ڈرامہ کیا اور اسمبلی کے ذریعہ یہ قانون بنوایا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس وقت بھی بہت سے لاء (Law) بنے لیکن طاقت کے ذریعہ نافذ نہ ہوئے۔

پھر جنرل ضیاء الحق نے آکر 1984ء میں جماعت کے خلاف سخت قوانین بنائے اور طاقت کے ذریعہ ان قوانین کو نافذ کیا۔ ہم السلام علیکم نہیں کہہ سکتے، کلمہ نہیں پڑھ سکتے، اپنی مسجدوں کو مسجد کی شکل نہیں دے سکتے۔ ان سخت اور ظالمانہ قوانین کی وجہ سے مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے لندن ہجرت کی اور میرا قیام بھی اس وقت لندن میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے وہاں سے احمدیہ کمیونٹی کے لئے وسیع میدان کھولے ہیں۔

✿......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہماری جو پرسیکیوشن ہو رہی ہے وہ ہمارے عقائد اور ہماری تعلیمات کی وجہ سے ہے اور اب تو مخالفت بہت زیادہ ہے۔

⚙ ......جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں جہاں بھی جاتا ہوں سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنی جماعت کے لوگوں سے ملوں اور ان کو ملنے سے کوشش کرتا ہوں کہ ان کا روحانی معیار بڑھے۔ اپنی تقاریر اور خطبات کے ذریعہ بھی یہی کوشش ہوتی ہے کہ ان کا روحانی معیار بلند ہو۔

⚙ ......جرنلسٹ نے آخر پر سوال کیا کہ کیپٹل ہل (Capital Hill) میں جو پروگرام ہو رہا ہے آپ اسے اپنے لئے کتنا اہم (Important) سمجھتے ہیں۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا میرے لئے تو خاص Important نہیں ہے۔ اصل میں یہ ہے کہ میڈیا اور لیف لیٹس کی کثرت سے تقسیم کے ذریعہ ہمارا جو امن کا پیغام پھیلا ہے اور ہر کس و ناکس تک پہنچا ہے تو حکام بالا جماعت کے بارہ میں مزید جاننا چاہتے ہیں کہ ہم کون لوگ ہیں۔ ہماری تعلیمات کیا ہیں۔ تو اس طرح اس پروگرام سے مزید تعارف حاصل ہوگا اور پاکستان، انڈونیشیا اور بعض دیگر ممالک میں جماعت کی جو مخالفت ہو رہی ہے اس بارہ میں ان کو مزید پتہ چلے گا۔

یہ انٹرویو قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہا اور پانچ بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد از اں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج مجموعی طور پر 50 فیملیز کے 267 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق North Jersey اور Central Jersey کی جماعتوں سے تھا۔ ان سبھی خاندانوں نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سکول، کالج جانے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔